

## 1027- سالگرہ منانے کا حکم

### سوال

سال یا دو سال یا اس سے زیادہ برس گزرنے پر سالگرہ منانے کا حکم کیا ہے، اور اس میں موم بتیاں بھجانا کیسا ہے، اور اس طرح کی تقریبات میں شامل ہونے کا حکم کیا ہوگا، اور اگر کسی شخص کو اس طرح کی دعوت دی جائے تو کیا اس کے لیے اس میں شریک ہونا ضروری ہے، برائے مہربانی معلومات فراہم کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

### پسندیدہ جواب

کتاب و سنت کے شرعی دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ سالگرہ منانا بدعت ہے، جو دین میں نیا کام ایجاد کر لیا گیا ہے شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں، اور نہ ہی اس طرح کی دعوت قبول کرنی جائز ہے، کیونکہ اس میں شریک ہونا اور دعوت قبول کرنا بدعت کی تائید اور اسے اجارنے کا باعث ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (البقرہ: 197)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي كَفَرُوا بِهَا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (البقرہ: 217)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي كَفَرُوا بِهَا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (البقرہ: 217)

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (البقرہ: 197)

الاعراف (3).

اور صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر راہنمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے"

اس موضوع کی احادیث بہت زیادہ ہیں۔

پھر ان تقریبات کا بدعت اور برائی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی اصل بھی نہیں ہے، بلکہ یہ تو یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ یہ تقریبات وہی مناتے ہیں۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کے طریقہ اور راہ پر چلنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی اور اتباع کرو گے بالکل اسی طرح جس طرح جو تم سے دوسرے دوسرے کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ اور بل میں داخل ہوئے تو تم میں اس میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کون؟

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور کون؟ کا معنی یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اور کون ہو سکتے ہیں۔

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"